نماز کے اسرار و رموز

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ العالی

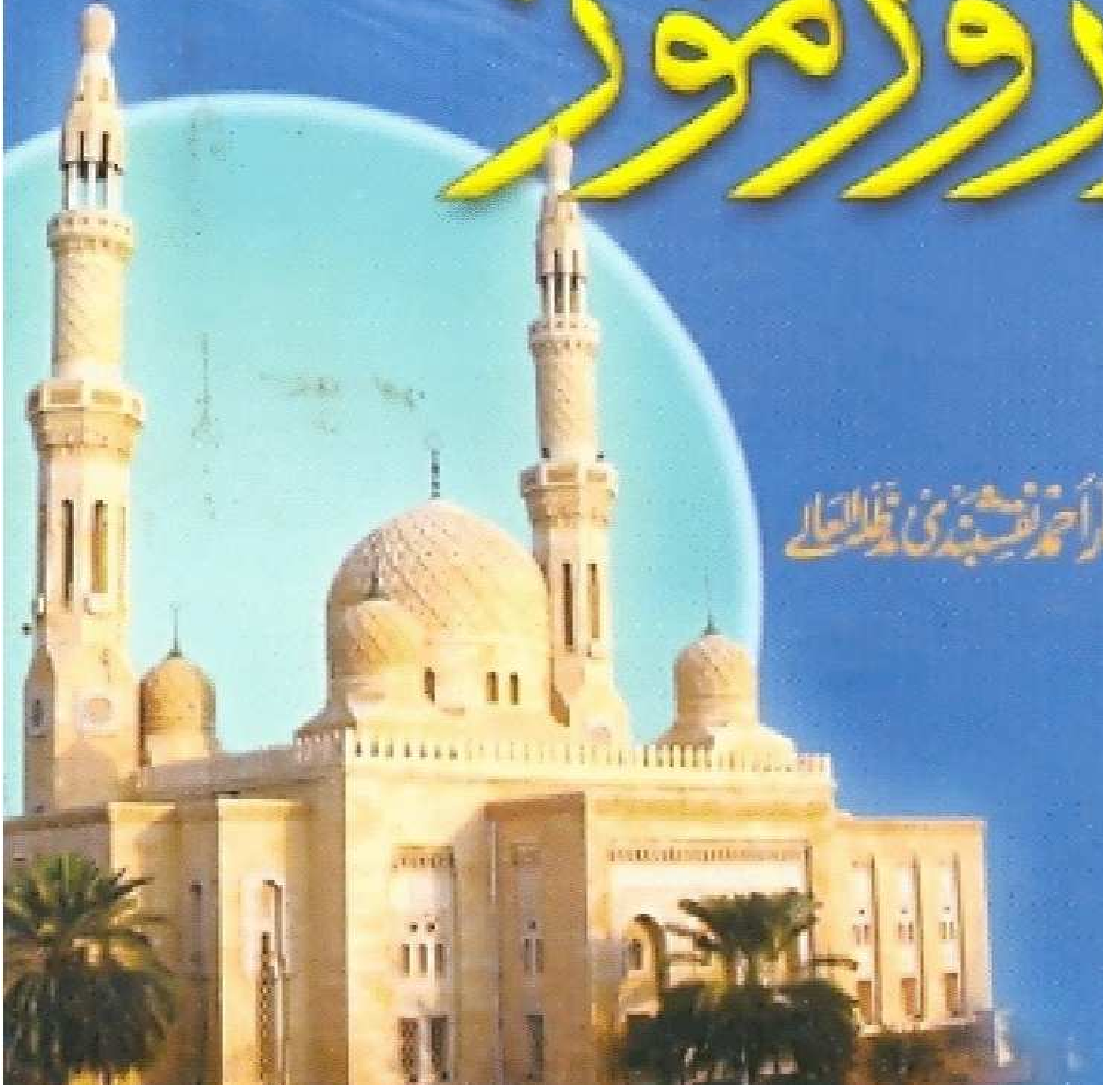

دارالکتاب دیوبند

باب ۲

طہارت کی اہمیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے

فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ

[اس میں ایسے مرد ہیں وہ پسند کرتے ہیں کہ پاکیزہ رہیں اور اللہ پسند فرماتا ہے پاکیزہ رہنے والوں کو] (التوبہ:۱۰۸)

اس آیت مبارکہ میں صحابہ کرامؓ کی ایک عادت کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ وہ پاکیزگی سے محبت رکھتے تھے اور ساتھ یہ خوشخبری بھی سنادی گئی کہ اللہ رب العزت پاکیزہ رہنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔ پس ہر مومن کے دل میں یہ تمنا ہونی چاہئے کہ وہ پاکیزہ رہے تاکہ رب کریم کے محبوب بندوں میں شمولیت نصیب ہو۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ (صفائی ایمان کا حصہ ہے)

اس حدیث مبارکہ سے بھی طہارت کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

صفائی اور پاکیزگی:

صفائی اور پاکیزگی میں فرق ہے۔ اگر کسی چیز پر میل کچیل نہ ہو تو اسے صاف کہتے ہیں مگر عین ممکن ہے کہ وہ شرعی نقطہ نظر سے پاکیزہ نہ ہو۔ پاکیزہ اس چیز کو کہا جاتا

ہے جو نجاست غلیظہ اور خفیفہ دونوں سے پاک ہو۔

نجاست غلیظہ:

وہ نجاست جو ناپاک ہونے میں سخت اور زیادہ ہو مثلاً

- انسان کا پیشاب، پاخانہ اور منی
- جانورروں کا پاخانہ
- حرام جانوروں کا پیشاب
- انسان اور جانوروں کا بہتا ہوا خون
- شراب اور سؤر کا گوشت، ہڈی، بال وغیرہ
- مرغی، بطخ اور مرغابی کی بیٹ

نجاست خفیفہ:

وہ نجاست جو ناپاک ہونے میں ہلکی اور کم ہو۔ مثلاً حلال جانوروں کا پیشاب اور حرام پرندوں (چیل، گدھ) کی بیٹ۔

نجاست حقیقی:

نجاست غلیظہ اور خفیفہ دونوں کو نجاست حقیقی کہتے ہیں۔

نجاست حکمی:

وہ نجاست جو دیکھنے میں نہ آئے مگر شریعت سے ثابت ہو مثلاً بے وضو ہونا، احتلام یا جماع وغیرہ کی وجہ سے غسل کا فرض ہو جانا۔ قرآن مجید میں ہے إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ (التوبہ: ۲۸) [مشرک نجس ہوتے ہیں]

حدث اکبر:

جب مرد وعورت پر احتلام یا جماع کی وجہ سے غسل فرض ہو جائے یا عورت حیض ونفاس سے فارغ ہو جائے تو اس پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔ اس کو حدث اکبر کہتے ہیں۔

حدث اصغر:

وضوٹوٹ جانے کو حدث اصغر کہتے ہیں۔

طہارت کے چار درجات

اللہ رب العزت پاک ہیں۔ اس سے واصل ہونے کے لئے مومن کو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔ مشائخ نے اس کے چار درجات متعین فرمائے ہیں۔

(1) طہارت بدن از نجاست

بدن کو نجاست حقیقی اور حکمی دونوں سے پاک رکھا جائے۔ چند باتیں غور طلب ہیں۔

فرض غسل:

آج کل نوجوان لڑکیاں کالج یونیورسٹی سے دنیاوی علوم تو حاصل کر لیتی ہیں مگر مدارس عربیہ سے تعلق نہ ہونے کی وجہ سے دینی مسائل سے نابلد و ناآشنا رہتی ہیں۔

جامعہ عائشہ جھنگ صدر میں ایک بی اے پاس بچی قرآن مجید پڑھنے کے لئے آئی۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ بچپن میں پڑھ نہ سکی اب میرے والدین چاہتے ہیں کہ میری شادی کر دیں تو سوچا کہ قرآن پڑھ لوں ایسا نہ ہو کہ ساس مجھے طعنہ دے کہ تمہیں تو قرآن مجید بھی پڑھنا نہیں آتا۔ نیت میں اخلاص ابھی بھی نہیں تھا۔ اسے سمجھایا گیا کہ ساس کے طعنوں کا خیال نہ کرو بلکہ یہ نیت کرو کہ قرآن مجید اللہ رب العزت کا کلام ہے اور اسے پڑھنا ہر مومن کے لئے لازمی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہو۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ پچھلے دو سالوں میں ایک مرتبہ بھی نماز نہیں پڑھی۔ چند دن کے بعد اس نے معلمہ صاحبہ سے مسئلہ دریافت کیا کہ میاں بیوی کے ملاپ سے جو غسل فرض ہو جاتا ہے اسے کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ معلمہ صاحبہ نے پوچھا کہ آپ کو جوان ہوئے پانچ سال گذر چکے ہیں اس دوران آپ حیض سے فراغت پر کیسے غسل کرتی تھیں؟ اس نے کہا کہ مسئلے مسائل کا تو مجھے پتہ نہیں تھا بس اچھی طرح نہا کر کلمہ پڑھ لیتی تھی۔ اس بی اے پاس بچی نے گویا زندگی کے پانچ سال ناپاک حالت میں گزار دیئے۔

علمائے کرام نے لکھا ہے کہ فرض غسل کے تین فرائض ہیں۔

(۱) غرغرہ یعنی کلی اس طرح کرنا کہ پانی اچھی طرح حلق کے اندر تک پہنچ جائے۔

(۲) ناک کے اندر نرم ہڈی تک پانی کو اچھی طرح پہنچانا۔

(۳) پورے جسم پر اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔

◉ پورے جسم کو اچھی طرح مل مل کر دھونا اور ناف، کان، بغل وغیرہ میں انگلی ڈالنا اور جگہ کو گیلا کرنا واجب ہے۔

◉ اگر عورت نے بالوں کی چٹیا بنائی ہوئی ہے تو اس کے لئے سر پر اچھی طرح پانی بہانا فرض ہے۔ اگر لمبے بال گندھے ہونے کی وجہ سے خشک رہ جائیں تو کوئی حرج

نہیں۔اگر بال کھلے ہوں تو سر کے ہر ہر بال کو گیلا کرنا ضروری ہے۔

- جن عورتوں نے زیور پہنا ہوا ہو ان کے لئے ضروری ہے کہ زیور کے نیچے کی جگہ پر پانی پہنچائیں۔خاص طور پر انگلیوں میں انگوٹھی کے نیچے،کان کی بالیوں کے سوراخ میں اور ناک میں لونگ کے سوراخ میں پانی پہنچانا ضروری ہے۔
- اگر ہاتھ پاؤں کے ناخنوں پر ناخن پالش لگی ہوئی ہو تو اس کو اتارنا ضروری ہے تاکہ اس کی تہہ کے نیچے پانی پہنچ سکے۔
- اگر ہاتھ پاؤں کے ناخن بڑھے ہوئے ہوں تو ان کے اندر کی میل کچیل نکالنا اور اس میں پانی پہنچانا ضروری ہے۔
- اگر ہونٹوں پر لپ اسٹک لگی ہوئی ہو تو اسے سو فیصد صاف کرنا ضروری ہے تاکہ ہونٹوں تک پانی پہنچ سکے۔یہ بات ذہن نشین رہے کہ بیرون ملک کی تیار شدہ لپ اسٹک میں حرام اشیاء شامل ہوتی ہیں۔

استنجاء کرنا:

- جب انسان قضائے حاجب کے لئے بیت الخلاء میں جائے اور پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو تو اسے چاہئے کہ مٹی کے ڈھیلوں سے پیشاب کے بقیہ قطروں کو خشک کر لے پھر تین ڈھیلوں سے پاخانہ صاف کرے،اگر مٹی کے ڈھیلے میسر نہ ہو تو ٹائلٹ پیپر استعمال کیا جا سکتا ہے۔مردوں کے لئے پیشاب کے بقیہ قطروں کو اچھی طرح صاف کرنا ضروری ہے۔آج کل تو تانبے اور لوہے کے نل ٹپکتے ہیں انسان تو پھر بھی گوشت پوست کا بنا ہوا ہے۔تاہم اس میں اتنا غلو بھی نہ کرے کہ وہم کا مریض بن جائے۔اس کے بعد پانی کے ساتھ پیشاب پاخانے کی جگہ کو تین مرتبہ دھوئے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ناپاکی کی جگہ پر پانی بہائے اور ہاتھ سے ملے پھر ہاتھ کو پاک

کرے۔ پھر دوسری مرتبہ ناپاکی کی جگہ پر پانی بہائے اور ہاتھ سے ملے، پھر دوبار ہاتھ کو پاک کرے۔ پھر تیسری مرتبہ ناپاکی کی جگہ پر پانی بہائے اور ہاتھ سے ملے حتیٰ کہ نجاست دھلنے کا یقین ہو جائے پھر تیسری دفعہ ہاتھ کو پاک کرے۔ بعض لوگ استنجاء سے فراغت پر ہاتھوں کو مٹی یا صابن سے دھو لیتے ہیں۔ طمانیت قلب حاصل کرنے کے لئے یہ اچھی عادت ہے۔ چند باتیں غور طلب ہیں۔

◉ بعض جگہوں پر بیت الخلاء میں ایسے جوتے رکھے جاتے ہیں جو پانی کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں۔ ایسے جوتوں کا پاک رکھنا انتہائی مشکل کام ہوتا ہے۔ اگر اس پر پیشاب کے چھینٹے پڑ جائیں تو بھلا کیسے پاک کریں؟ جوتے ایسے میٹیریل کے بنے ہوں جو پانی جذب نہ کریں اور فقط پانی بہانے سے ان کے ساتھ لگی ہوئی ناپاکی دھل جائے۔ مزید برآں جوتے کا تلوہ موٹا ہونا چاہئے تاکہ فرش کا پانی پاؤں کو نہ لگے۔ پتلے تلوے والی چپلیں پاؤں جلدی ناپاک ہونے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ تاہم اپنی تسلی کے لئے جوتوں کو وقتاً فوقتاً پاک کرتے رہنا ضروری ہے۔

◉ بعض جگہوں پر بیت الخلاء میں قالین بچھا دیئے جاتے ہیں۔ ایسے قالین کے اوپر تولیے بچھا دینے چاہئیں تاکہ انہیں دوسرے تیسرے دن دھوتے رہیں۔ مستورات کو چاہئے کہ ایسے تولیے کے دو سیٹ خریدیں تاکہ ایک استعمال ہو تو دوسرا دھویا جا سکے۔ اگر کئی ہفتے ایسے تولیے کو پاک نہ کیا جائے تو ناپاکی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

◉ جن جگہوں پر بیت الخلاء میں نیچا کموڈ (پاؤں کے بل بیٹھنے والی سیٹ) لگا ہو وہاں پیشاب کرتے وقت اس بات کا بہت خیال رکھنا چاہئے کہ پاؤں کے اندرونی ٹخنے والی سائڈ پر پیشاب کے قطرے کموڈ سے منعکس ہو کر نہ لگیں۔ اس بارے میں احتیاط نہ کی جائے تو پاؤں جلدی ناپاک ہو جاتے ہیں۔ مرد حضرات کو چاہئے کہ اس طرح

پیشاب نہ کریں کہ باریک باریک قطرے منعکس ہو کر جسم کو ناپاک کریں۔ اسی طرح استنجاء کرتے ہوئے اگر پانی کے قطرے پاؤں پر پڑ جائیں تو انہیں پانی سے دھو کر پاک کر لینا ضروری ہے۔

◉ جب نجاست جسم سے نکل کر گر جائے تو فوراً لوٹے سے پانی بہا دینا چاہئے۔ اگر نجاست چند سیکنڈ بھی اسی طرح پڑی رہے تو پورے بیت الخلاء میں بدبو پھیلنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ قضائے حاجت کے دوران ایک دو مرتبہ پانی بہا کر نجاست کو نیچے پانی میں پہنچا دینا اچھی عادت ہے۔ نیچے کموڈ والے بیت الخلاء میں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

◉ بعض جگہوں پر پانی کی ملحقہ ٹینکی سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہیں۔ احتیاط نہ کی جائے تو بدن اور کپڑے دونوں ناپاک ہو جاتے ہیں۔ ایسے قطرے فوراً بند کرنے چاہئے یا پھر نیچے کوئی برتن رکھیں تاکہ پانی فرش پر نہ گرے۔

◉ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا یہود و نصاریٰ کی عادت ہے۔ بعض غافل مسلمان بھی ان کا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ اس میں ایک تو صالحین کے طریقے کی مخالفت ہے دوسرا کپڑوں کے ناپاک ہونے کے امکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ بعض نوجوان پیشاب کے قطروں کے بارے میں بے احتیاطی کرتے ہیں۔ ایک روایت میں نبی اکرم ﷺ نے دو آدمیوں کو قبر کا عذاب ہوتے دیکھا، ایک کو چغلخوری کی وجہ سے اور دوسرے کو پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے۔

◉ اگر کموڈ اونچا ہو تو اس میں پانی عموماً جمع رہتا ہے۔ اس پر بیٹھنے کے دو طریقے ہیں۔

① دیواروں پر پاؤں رکھ کر بیٹھا جائے۔ اس میں بچوں کے لئے کوئی مشکل نہیں ہوتی

مگر سن رسیدہ لوگوں کے لئے گرنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ یا پھر وزنی آدمی کی وجہ سے کمو
ڈ ٹوٹ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لہٰذا چوٹ لگنے کا ڈر رہتا ہے۔

⓬ کموڈ پر اس طرح بیٹھیں جس طرح کرسی پر بیٹھتے ہیں۔ مگر اس بات کا خیال رکھیں کہ کموڈ کے بیٹھنے کی جگہ پاک ہو۔ اگر وہ جگہ گیلی ہو تو پہلے ٹائلٹ پیپر سے اسے اچھی طرح خشک کر لینا ضروری ہوتا ہے۔ ایسے کموڈ میں نجاست پانی میں گرتی ہے لہٰذا اس بات کا خطرہ رہتا ہے کہ نیچے سے پانی منعکس ہو کر جسم پر نہ پڑے۔ اس سے بچنے کا آسان طریقہ یہی ہے کہ فراغت سے پہلے مناسب مقدار میں ٹائلٹ پیپر پانی کی سطح پر ڈال دیئے جائیں۔

ایسے کموڈ میں فراغت کے بعد ٹائلٹ پیپر سے جسم کی نجاست کو اچھی طرح صاف کر لیا جائے پھر کھڑے ہو جائیں اور ٹینکی کا بٹن دبا کر پانی بہا دیا جائے تا کہ نجاست بہہ جائے اور نیا پانی اس کی جگہ آ جائے اس کے بعد استنجاء پانی سے کیا جائے۔ پانی گراتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں کہ پانی کموڈ کے بیٹھنے کی جگہ پر نہ گرے۔

⓭ یورپی ممالک میں ائرپورٹ وغیرہ یا ہوائی جہاز کے بیت الخلاء میں پانی اور لوٹے کا کوئی بندوبست نہیں ہوتا۔ ایسی صورتحال میں پانی کی پلاسٹک کی بوتل کا اپنے پاس رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر کوشش کے باوجود ایسی بوتل نہ ملے تو نجاست کو ٹائلٹ پیپر سے اس طرح صاف کر لیں کہ وہ جسم پر نہ پھیلے اور اچھی طرح صاف ہو جائے۔ پس اگر ٹائلٹ پیپر پیشاب پاخانے کی جگہ لگانے پر بھی خشک رہے تو سمجھیں کہ صفائی ہو گئی ہے اور واجب ادا ہو گیا ہے۔ وضو کر کے نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ بعض لوگ ٹائلٹ پیپر گیلا کر کے نجاست کے مقام پر پھیر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ استنجاء کر لیا۔ حالانکہ اس طرح نجاست پھیل کر جسم کے زیادہ حصے کو ناپاک کر دیتی ہے بلکہ کپڑے

بھی ناپاک ہو جاتے ہیں۔ اصول یاد رکھیں کہ اول تو وافر مقدار میں پانی بہا کر استنجاء کریں، اگر اتنا پانی موجود نہ ہو تو فقط ٹائلٹ پیپر کو گیلا کر لینے سے ناپاکی صاف نہیں ہوتی بلکہ جسم کے زیادہ ناپاک ہونے کے امکانات ہوتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں نجاست کو ٹائلٹ پیپر سے صاف کر لینا کافی ہوتا ہے۔ آج کل مسافر حضرات اپنے سامان میں پانی کی بوتل اپنے ساتھ رکھیں تو بہت کام آتی ہے۔

◉ اگر بیت الخلاء میں لوٹے اور پانی کا انتظام ہے تو ایسی جگہ پر لوٹے کو پاک کر کے اپنی تسلی کر لینی چاہئے۔ بعض گھروں میں پانی کے لئے جگ یا مگ وغیرہ بیت الخلاء میں رکھے ہوتے ہیں۔ ایسے کھلے منہ والے برتن سے پانی تو زیادہ مقدار میں گرتا ہے جبکہ نجاست کی جگہ تک بہت کم مقدار میں پہنچتا ہے۔ لوٹا خریدتے وقت یہ چیک کر لینا چاہئے کہ اس کی نل لمبی ہو تا کہ پانی نجاست کی جگہ پر با آسانی گرایا جا سکے۔

◉ گھروں کے بیت الخلاء میں پاک پانی سے بھری ہوئی بالٹی کا موجود رہنا ضروری ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ آدمی قضائے حاجت سے فارغ ہو کر پانی کا نل کھولتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ پانی موجود نہیں ہے۔ اسی لئے جیب میں ٹائلٹ پیپر کی مناسب مقدار کا ہر وقت رکھنا اچھی عادت ہے۔

◉ بعض جگہوں پر بیت الخلاء میں استنجاء کے لئے پانی کے پلاسٹک پائپ لگے ہوئے ہیں۔ اگر ایسے پائپ کا کچھ حصہ زمین پر رکھا ہو تو عموماً ناپاک ہوتا ہے۔ ایسے پائپ کو استعمال کے بعد فوراً دیوار پر لٹکا دینا چاہئے۔ زمین پر ہرگز نہیں رکھنا چاہئے ورنہ اسے بھی پاک کرنا پڑے گا۔

بعض مرتبہ یہ بات تجربے میں آئی ہے کہ پانی کے نل میں اتنا پریشر ہوتا ہے کہ

پائپ کی ٹونٹی کو ذرا سا بھی کھولیں تو پانی وافر مقدار میں جسم پر گرتا ہے۔ اس میں ناپاکی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

◉ اگر اونچے کموڈ کو استعمال کرنے کا تجربہ نہ ہو یا پانی کے پائپ کے پریشر سے جسم پر پانی پھیلنے کے امکانات ہوں تو بہتر ہوتا ہے کہ فقط ٹائلٹ پیپر استعمال کر لیا جائے پھر باتھ روم میں جا کر غسل کر لیا جائے تاکہ طہارت کا یقین حاصل ہو۔

◉ اگر مرد کو پیشاب کے قطرے گرنے کی بیماری ہو یا عورت کو سیلان الرحم کی بیماری ہو تو بار بار استنجاء کرنے سے تنگ نہیں ہونا چاہئے۔ جسم کی طہارت فرض ہے اور فرض کی ادائیگی میں تکلیف اٹھانا قرب الٰہی کا سبب ہوتا ہے۔

◉ بعض لوگ بیت الخلاء میں ننگے پاؤں چلے جاتے ہیں اور گیلے پاؤں لے کر باہر فرش پر آجاتے ہیں۔ ان بیچاروں کو پاکی اور ناپاکی کے فرق کا پتہ ہی نہیں ہوتا۔ پھر انہی پاؤں سے مصلے پر آ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خود تو کیا پاک ہونا تھا الٹا مصلے کو بھی ناپاک کر دیتے ہیں۔ بعض لوگ وضو خانے کے گیلے جوتے استعمال کرتے ہیں۔ بہتر ہے ایسے جوتوں کو پاک کیا جائے ورنہ عموماً ایسے جوتے ناپاک ہوتے ہیں۔

◉ جب بیت الخلاء میں استنجاء سے یا غسل سے فراغت حاصل کریں تو جسم کے گیلے حصے کو تولیے وغیرہ سے اچھی طرح صاف کر لیں۔ اگر گیلے ہاتھوں سے دروازے کے ہینڈل پکڑیں گے تو ہاتھ ناپاک ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ گھر کی خادمائیں جب بیت الخلاء دھوتی ہیں تو گیلے ہاتھوں سے دروازے کے ہینڈل پکڑ لیتی ہیں۔ ایسی صورتحال میں ہینڈل ناپاک ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہینڈل کو خشک ہاتھ سے پکڑنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر گیلے ہاتھ سے پکڑ لیا جائے تو ہینڈل کی ناپاکی ہاتھ کو بھی ناپاک کر دے گی۔

ضروری نکتہ

اگر کوئی چیز ناپاک ہے مگر خشک ہے تو اسے خشک ہاتھوں سے چھو لینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ ناپاکی منتقل نہیں ہوتی۔ البتہ اگر ناپاک چیز گیلی ہے یا ہاتھ گیلے ہیں یا دونوں گیلے ہیں تو ایسی صورتحال میں ناپاکی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتی ہے۔ اول تو ہر وقت ہاتھ خشک رکھیں دوسرا اگر گیلا ہاتھ کسی چیز کو لگائیں یا گیلی چیز کو ہاتھ لگائیں تو خبردار رہیں۔ ناپاکی منتقل ہونے سے جسم یا کپڑے ناپاک ہو سکتے ہیں۔

طہارت لباس:

اللہ رب العزت نے اپنے محبوب ﷺ سے خطاب فرمایا

وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (آپ اپنے کپڑے پاک رکھیے) (مدثر:۴)

پس ایمان والوں کو چاہیے کہ اپنے کپڑوں کو پاک بھی رکھیں اور اپنے دامن کو گناہ کی آلودگی و نجاست سے بھی صاف رکھیں۔

(1) عموماً کپڑے دھونے کا کام گھروں میں عورتیں سرانجام دیتی ہیں۔ انہیں چاہیے کہ کپڑوں کو تین مرتبہ دھوئیں۔ اچھی طرح پانی بہائیں اور ہر مرتبہ پانی خوب نچوڑیں۔ جو کپڑے دھل چکے ہوں انہیں علیحدہ صاف چیز میں رکھیں۔ ایسا نہ ہو کہ دوسرے کپڑوں کو دھوتے وقت جو چھینٹے اڑتے ہیں وہ پاک کپڑوں کو ناپاک بنا دیں۔ جب دھلے ہوئے کپڑوں کو پاک کرنے لگیں تو اپنے مستعمل کپڑوں کو ہاتھ نہ لگائیں۔

(2) جن لوگوں کے گھروں میں واشنگ مشین ہوتی ہے انہیں چاہیے کہ ساتھ ڈرائیر بھی لیا کریں۔ اس میں اگر ۳ مرتبہ کا نمبر متعین کر لیں تو مشین کپڑے کو خود بخود تین

مرتبہ دھوتی اور نچوڑتی ہے۔ ایسے کپڑے بہت صاف اور پاک ہوتے ہیں۔ انسان
ہاتھوں سے اس قدر اچھی طرح نچوڑنا ممکن نہیں جس قدر مشین سے ممکن ہے۔

③ بعض لوگوں کو دھوبی سے کپڑے دھلوانے کی عادت ہوتی ہے۔ اگر دھوبی نیک
دین دار ہو اور پاکیزگی کا لحاظ رکھنے والا ہو تو ٹھیک ہے ورنہ تو پاک ناپاک کپڑوں کو
اس طرح اکٹھا کر دیتے ہیں کہ سب کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ پاکیزہ لوگوں کو
چاہئے کہ اپنے گھروں میں کپڑے دھونے کا انتظام رکھیں۔

④ بعض لوگ اپنے کپڑوں کو ڈرائی کلین کروا لیتے ہیں۔ اس طرح کپڑے صاف تو
ہو جاتے ہیں مگر پاک نہیں ہوتے۔

⑤ بعض لوگ کپڑے استری کرتے وقت کپڑے پر پانی سپرے کرتے ہیں۔ اگر
پانی پاک نہیں تو کپڑے کو بھی ناپاک بنا دے گا۔

⑥ بعض لوگ وضو کرتے وقت یا عورتیں فرش وغیرہ دھوتے وقت اپنے کپڑوں پر
چھینٹیں پڑنے کا خیال نہیں کرتیں۔ اس سے کپڑے کی پاکیزگی وطہارت میں فرق
آ جاتا ہے۔

⑦ بعض عورتیں پرفیوم لگانے کی شوقین ہوتی ہیں مگر الکحل والی پرفیوم لگا لیتی ہیں۔
الکحل حرام بھی ہے اور ناپاک بھی ہے۔ نمازی لوگ اول تو عطر استعمال کیا کریں اور
اگر پرفیوم ہی استعمال کرنی ہو تو بغیر الکحل والی پرفیوم استعمال کریں۔

طہارت طعام:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا (مؤمنون:۵۱)

(پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک اعمال کرو)

اس آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جو انسان غیر پاکیزہ چیزیں کھائے گا وہ اعمال صالحہ کی توفیق سے محروم ہو جائے گا۔ غذا میں اول قدم پر اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ رزق حلال سے حاصل کی گئی ہو۔ دوسرے قدم پر وہ چیز شرعاً حلال ہو۔ مثلاً ایک آدمی حلال مال سے ایسی آئس کریم خریدتا ہے جس میں حرام چیزوں کی ملاوٹ ہے تو اس کے کھانے سے دل میں ظلمت پیدا ہوگی۔ تیسرے قدم پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس غذا کو بناتے وقت طہارت و پاکیزگی کا خیال رکھا گیا ہو۔ بعض جگہوں پر لوگ سموسے وغیرہ بناتے ہیں مگر ایک ہی پانی میں ساری پلیٹیں جمع کر دیتے ہیں۔ پھر ایک ہی کپڑے سے انہیں صاف کر کے رکھ دیتے ہیں۔ پلیٹ دیکھنے میں صاف تو ہو جاتی ہے مگر پاک نہیں ہوتی۔ اسی لئے ہمارے مشائخ بازار کی بنی ہوئی کھانے پینے کی چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں۔

◉ ایک مرتبہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نماز ادا کرنے کے بعد مسجد سے باہر نکلنے لگے تو آپ نے دیکھا کہ نمازیوں کے جوتے کچھ دائیں طرف پڑے ہیں بقیہ بائیں طرف پڑے ہیں۔ جب آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ کو کشف ہوا کہ دائیں طرف والے اصحاب الیمین ہیں اور بائیں طرف والے اصحاب الشمال ہیں۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ جوتوں کو الگ الگ کس نے رکھا؟ بتایا گیا کہ آپ کے صاحبزادہ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کھیل رہے تھے۔ آپ نے حضرت خواجہ باقی باللہ کی خدمت میں خط لکھ کر اس واقعہ کی تفصیل بتائی۔ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بچوں کو اپنے پاس دہلی بلوایا اور انہیں بازار سے منگا کر کھانا کھلایا۔ اس کھانے کی ظلمت کی وجہ سے صاحبزادگان کا کشف ختم ہو گیا۔ سوچنا چاہئے کہ اگر آج سے پانچ سو سال پہلے کے بازار کا پکا ہوا کھانا اتنی

کثافت رکھتا تھا تو آج کل کے کھانوں کا کیا حال ہوگا۔ لوگ چکن تکہ، چکن کباب مزے لے لے کر کھاتے ہیں مگر یہ نہیں سوچتے کہ مرغ کو صحیح طریقہ سے حلال بھی کیا گیا تھا یا نہیں۔ دہی بھلے اور چاٹ کھانے کی عادت ہوتی ہے جس سے دل میں ظلمت آتی ہے۔ اگر بازار میں کسی ایسے آدمی کی دکان ہو یا ہوٹل ہو جو نمازی ہو، طہارت اور حرام و حلال کا خیال رکھنے والا ہو تو ایسی جگہ کے پکے ہوئے کھانے کو کھا لینے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر عام مشاہدہ تو یہی ہے کہ کام کرنے والے بھی بے نمازی ہوتے ہیں، طہارت کا بھی خیال نہیں رکھتے۔

◉ حضرت خواجہ فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ بے نمازی آدمی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہیں کھایا کرتے تھے۔

◉ ایک مرتبہ حضرت خواجہ عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ چکوال تشریف لائے۔ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ تبلیغی دورے پر گئے ہوئے تھے۔ حضرت قاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی مہمان نوازی کی۔ جب حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے دسترخوان پر کھانا رکھا گیا تو آپ نے کھانے سے انکار فرما دیا اور حضرت قاسمی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ کے گھر میں سؤر کہاں سے آیا؟ حضرت قاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ ماجدہ کو آکر صورتحال سے آگاہ کیا تو وہ فرمانے لگیں، مجھ سے غلطی سرزد ہوئی۔ میری ہمسائی مدت سے اس بات کی تمنا رکھتی تھی کہ حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کا کھانا پکائے۔ میں نے اس کے اصرار کی وجہ سے اسے کھانا پکانے کی اجازت دے دی۔ یہ کھانا ہمارے گھر کا نہیں ہمسائے کے گھر سے آیا ہوا ہے۔ والدہ ماجدہ نے اپنے گھر کا کھانا پکا کر دیا تو حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے تناول فرمایا۔

◉ کئی لوگ اس بات پر حیران ہوتے تھے کہ حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ مشتبہ مال

لا کھانا ہرگز نہیں کھاتے تھے۔انہوں نے دعوت کے دوران مشتبہ مال سے بہترین کھانے پکا کر سامنے رکھے جب کہ حلال مال سے خشک روٹی اور دال پکوائی۔حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر کسی کے بتائے دال روٹی کھائی، مرغے چرغے کی طرف دھیان ہی نہ دیا۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ آم، سیب اور امرود وغیرہ کے پھل اسی لئے نہیں کھاتے تھے کہ پنجاب کے باغوں میں درختوں پر پھل آنے سے پہلے ان کا سودا کر لیا جاتا ہے۔اس کو بیع باطل کہتے ہیں۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے پاس ایک شخص انگور لایا۔آپ کھانے لگے تو فرمایا کہ ان انگوروں سے مردے کی بو آتی ہے۔وہ شخص بڑا حیران ہوا۔جب تحقیق کی تو پتہ چلا کہ باغ کے مالک نے قبرستان کی زمین پر ناجائز قبضہ کر کے وہاں انگور کی بیلیں اگائی ہوئی تھیں۔

حضرت خواجہ عبداللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک شخص نے مشتبہ لقمہ کھلا دیا جس سے ان کے لطائف بند ہو گئے۔انہوں نے حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے حالات کا تذکرہ کیا۔حضرت مرزا صاحب نے انہیں مراقبہ میں روزانہ توجہات دینی شروع کیں تو چالیس دن کے بعد دل سے ظلمت صاف ہوئی اور لطائف جاری ہوئے۔

آج کل کے بعض مالدار لوگوں نے کچن میں کام کرنے کے لئے غیر مسلم عورتوں کو رکھا ہوا ہوتا ہے۔پھر شکوہ کرتے ہیں کہ بچے نافرمان بن گئے، گھر سے پریشانی ختم نہیں ہوتی۔غیر مسلم کا پاکی اور ناپاکی سے کیا واسطہ۔

بعض لوگ اپنی ریٹائرمنٹ وغیرہ کے پیسے بینک میں سود پر جمع کروا دیتے ہیں پھر

ہر مہینے سود کے پیسے لے کر گھر کے اخراجات چلاتے ہیں۔ یہ سب شرعاً حرام ہے
ایسی غذا کھانے والا عبادات کی توفیق سے محروم ہو جاتا ہے۔

◉ بیرون ملک کی بنی ہوئی غذائی اشیاء خریدتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے
کہ اس میں کسی حرام چیز مثلاً حرام جانور کی چربی (جیلیٹن) وغیرہ کا استعمال تو نہیں
گیا، ورنہ تو پیسے لگا کر گھر تباہ کرنے والا معاملہ ہوتا ہے۔

ہمارے ملک میں KFC میکڈونلڈ وغیرہ کے نام سے Fast Food کی
دکانیں کھل گئی ہیں۔ لوگ ان جگہوں میں جا کر کھانا اعلیٰ معیار زندگی کی علامت سمجھنے
لگ گئے ہیں۔ ہمارے بیرون ملک کے ایک مدرسے میں ایک لڑکا قرآن مجید ناظرہ
پڑھنے کے لئے داخل ہوا۔ اس کے متعلق عام تاثر یہی تھا کہ وہ اپنے سکول میں اول
انعام حاصل کرنے والا طالبعلم ہے۔ مدرسہ میں ایک سال پڑھنے کے بعد اس کا ایک
پارہ بھی ختم نہ ہوا۔ نگران حضرات نے استاد کو سمجھایا کہ اس طالبعلم کی مقدار خواندگی
بہت کم ہے۔ استاد نے کہا کہ میں نے محنت تو بہت کی ہے۔ خود بچے نے بھی خوب دل
لگا کر پڑھا ہے۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ یہ طالبعلم جب چند صفحے آگے پڑھ لیتا ہے تو پیچھے
سے بھول جاتا ہے۔ ہم تو مغز کھپائی کر کے تنگ آ گئے ہیں۔ طالبعلم سے پوچھنے
تصدیق ہوئی کہ استاد کے پڑھانے میں کوئی کمی نہیں تھی اور خود طالبعلم کی محنت میں بھی
کوئی کمی نہیں تھی۔ جب طالبعلم سے پوچھا گیا کہ آپ کیا چیزیں کھانے کے عادی ہیں
اس نے پانچ سات غیر ملکی ریسٹورانٹ کے نام گنوا دیئے۔ جہاں وہ اپنے والدین کے
ہمراہ جا کر شام کا کھانا کھایا کرتا تھا۔ نگران حضرات نے اس کے والدین کو بلا کر سمجھایا
کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے رزق حلال دیا ہے مگر آپ کفار کے ہاتھوں سے تیار شدہ حرام
اور مشتبہ غذا اپنے بچے کو کھلاتے ہیں جس کی وجہ سے بچہ قرآن مجید کی برکات سے محروم ہو

ہے۔آپ وعدہ کریں کہ آئندہ بچے کو گھر کی بنی ہوئی غذا کھلائیں گے اور اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو بچے کو اپنے ہمراہ واپس لے جائیں اور تعلیم کا کوئی اور بندوبست کر لیں۔ والدین بات کی حقیقت سمجھ گئے۔انہوں نے طالبعلم کو گھر کی بنی ہوئی حلال اور پاکیزہ غذا کھلانے کا معمول بنا لیا۔آنے والے ایک ہی سال میں بچے نے پورا قرآن مجید مکمل پڑھ لیا۔

اس مثال سے یہ بات بآسانی سمجھی جا سکتی ہے کہ طعام کی پاکیزگی کا عبادات میں دلجمعی اور خشوع وخضوع کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ ہے۔

② طہارت حواس از گناہ

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ (الانعام:۱۲۰)

(چھوڑ دو وہ گناہ جو ظاہر میں کرتے ہو یا پوشیدہ کرتے ہو)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ (یونس:۲۳)

(اے انسانو! تمہاری بغاوتیں تمہاری اپنی جانوں پر)

یہ بات روزمرہ کے مشاہدے میں آئی ہے کہ جو انسان اپنے اعضاء کو گناہوں سے نہیں بچاتا وہ نیک اعمال کی توفیق سے محروم ہو جاتا ہے۔حدیث پاک میں آیا ہے کہ جو شخص غیر محرم عورت سے اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عبادت میں لذت عطا فرماتے ہیں۔پس جو شخص اپنی نگاہوں کو غیر محرم سے نہیں بچائے گا وہ عبادت کی لذت سے محروم ہو جائے گا۔غیر محرم پر ہوس بھری نگاہیں ڈالنے والا گناہ

آج کل عام ہو گیا ہے۔ حدیث پاک میں وارد ہے

اَلنَّاظِرُ وَ الْمَنْظُوْرُ كِلَاهُمَا فِي النَّارِ

(غیر محرم کا جسم دیکھنے والا مرد اور غیر محرم کو جسم دکھانے والی عورت دونوں جہنم میں جائیں گے)

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو عورت اس لئے زیب و زینت اختیار کرے اسے غیر محرم دیکھے۔ اس عورت کی طرف اللہ تعالیٰ محبت کی نظر نہیں ڈالتے۔

◎ آج کل ٹی وی، ڈراموں اور فلموں کے ذریعے عریانی و فحاشی کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ ٹی وی درحقیقت ایمان کے لئے ٹی بی بن چکا ہے۔ بچوں کے اخلاق بگڑ رہے ہیں اور وہ مختلف جرائم کے نئے نئے طریقے سیکھتے ہیں۔ یوں سمجھ لینا چاہئے کہ جس گھر میں ٹی وی موجود ہے اس گھر میں شیطان کی ایک بریگیڈ فوج موجود ہے۔

◎ بعض بے پردہ پھرنے والی عورتیں یہ سوال کرتی ہیں کہ قرآن مجید میں چہرے کا پردہ نہیں ہے؟ ان بھولی عورتوں سے کوئی پوچھے کہ جب حجاب سے متعلق آیات اتریں تو اس وقت امہات المومنین کو کیا چھپانے کا حکم ہوا تھا۔ ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچ کر بتائیں کہ چہرہ چھپانے کا حکم ہوا یا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ وہ ننگے سر یا ننگے سینے پھرتی تھیں اور انہیں سر اور سینہ چھپانے کا حکم ہوا۔ صاف ظاہر ہے کہ انہیں چہرہ چھپانے کا حکم ہوا۔ اسی لئے فرمایا گیا کہ

ذٰلِکَ اَدْنٰی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ (الاحزاب:٥٩)

(اس میں قریب ہے کہ پہچانی جائیں تو نہ ستائی جائیں)

اگر کسی کا چہرہ کھلا ہو تو اس کو پہچاننے میں ایک منٹ نہیں لگتا۔

◎ بعض عورتیں پردے سے متعلق بحث مباحثہ کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ پردہ تو آ

کا ہوتا ہے۔ ہماری نگاہیں پاک ہوتی ہیں۔ انہیں پوچھنا چاہیے کہ آپ کی نگاہیں پاک تھی اگر آپ کو دیکھنے والوں کی نگاہیں پاک نہ ہوئیں تو آپ مصیبت میں پڑیں گی یا نہیں۔ دوسرا یہ کہ پردہ آنکھ کا ہوتا ہے تو عقل کا پردہ بھی تو ہوتا ہے۔ عام طور پر جب عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے تو آنکھ کا پردہ کافی نظر آتا ہے، ایسی عورتیں چہرے کا پردہ کرنے سے گھبراتی ہیں۔

◎ ہمارے مشائخ نظر کی اس قدر حفاظت کرتے تھے کہ اگر نماز کے لئے مسجد کی طرف جاتے ہوئے نظر غیر محرم پر پڑ جاتی تو دوبارہ وضو کی تجدید کرتے اور پھر نماز ادا کرتے تھے۔

◎ زبان کو جھوٹ، غیبت، چغلخوری اور بہتان وغیرہ سے بچانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں مومن کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی بڑی وقعت ہے۔ انسان کلمہ شہادت کے چند الفاظ بولتا ہے تو مومن بن جاتا ہے، نکاح کے وقت ایجاب وقبول کے چند الفاظ بولتا ہے تو پرائی لڑکی اپنوں سے بھی زیادہ اپنی بن جاتی ہے۔ بعض لوگ وقتی شرمندگی سے بچنے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں اور آخرت کی شرمندگی سے نہیں ڈرتے۔ حدیث پاک میں ہے کہ مومن سب کچھ ہو سکتا ہے مگر جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

◎ اپنے کانوں کو غیبت اور موسیقی وغیرہ سننے سے بچانا چاہیے۔ بعض لوگوں کو فلمی گانے سننے کا شوق ہوتا ہے۔ وہ لوگ بعض اوقات نماز میں کھڑے ہوتے ہیں اور ان کے کانوں میں شہنائیاں بج رہی ہوتی ہیں۔

◎ آج کل قوالی کے نام سے موسیقی کی دھنوں پر عشقیہ اشعار پڑھے جاتے ہیں جو گانے کو اسلامی رنگ دینے کی ایک مکروہ کوشش ہے۔ یہ سو فیصد حرام ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ موسیقی سننا کان کا زنا ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ موسیقی سننے

والے کے دل میں زنا کی خواہش ایسے پیدا ہوتی ہے جیسے بارش کے برسنے سے زمین میں کھیتی پیدا ہوتی ہے۔ ایک اور حدیث میں نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں مزامیر (آلات موسیقی) کو توڑنے کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔

◉ بعض نوجوان ٹیلیفون پر غیر محرم لڑکیوں سے گپیں لگانے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ یہ زنا کا دروازہ کھلنے کی کنجی ہے۔ پہلے انسان گفتگو کرتا ہے اور پھر ایک دوسرے کو دیکھنے کے لئے دل بیتاب ہوتا ہے۔ اس کی دلیل قرآن مجید سے ملتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف نصیب ہوا۔ تمام انبیاء میں سے صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمنا ظاہر کی

رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ (الاعراف:۱۴۳)

(میرے رب مجھے دکھا کہ میں تجھے دیکھوں)

◉ شرمگاہ کو گناہ سے بچانا عبادات کی حضوری نصیب ہونے کے لئے ضروری شرط ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ انسان جتنی دیر زنا کرتا ہے۔ اتنی دیر ایمان اس کے جسم سے نکل جاتا ہے۔ اکثر اوقات چند لمحوں کی غلطی کئی کئی سالوں کی عبادات پر پانی پھیر دیتی ہے۔

⑬ طہارت دماغ از تخیلات

اپنے دماغ کو شیطانی، نفسانی، اور شہوانی خیالات سے بچانا ضروری ہے۔ جب تک سوچ پاک نہ ہو اس وقت تک دل پاک نہیں ہوتا۔ یاد رکھیں کہ فکر کی گندگی ذکر سے دور ہوتی ہے۔ برے خیالات کا دماغ میں آنا برا نہیں ہے ان کو خود دماغ میں لانا اور جمانا برا ہے۔ جب بھی کوئی برا خیال دماغ میں آئے تو اسے جھٹک دینا چاہئے

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھنا چاہیے۔ جو شخص یہ چاہے کہ مجھے نماز میں یکسوئی نصیب ہو اسے چاہیے کہ نماز کے علاوہ اوقات میں یکسوئی پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

⑫ طہارت قلب از مذمومات ومحمودات

قلب کو مذمومات سے پاک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے دل میں غیر شرعی آرزوئیں اور تمنائیں نہیں ہونی چاہئیں۔ ایسی آرزوؤں کا بدلنا ضروری ہوتا ہے۔

تیری دعا سے قضا تو بدل نہیں سکتی
مگر ہے اس سے یہ ممکن کہ تو بدل جائے
تری دعا ہے کہ ہو تیری آرزو پوری
مری دعا ہے کہ تیری آرزو بدل جائے

محمودات سے قلب کو پاک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی اچھائیوں اور نیکیوں پر بھی انسان کی نظر نہ ہو۔ یعنی اپنی اچھی باتوں کا دل میں مان نہ ہو کہ میں بڑا نیک ہوں، یہ خود پسندی بھی بندے کے گرنے کا سبب بن جاتی ہے۔ مشائخ کرام نے فرمایا ہے کہ متواضع گنہگار متکبر عابد سے افضل ہوتا ہے۔ اخلاقی برائیوں میں سے سب سے آخر پر عجب انسان کے دل سے نکلتا ہے۔ اس لئے حدیث پاک میں انسان کو ہلاک کر دینے والی باتوں کا تذکرہ ہوا تو اس میں سے ایک چیز کی نشاندہی کی گئی۔ فرمایا و اعجاب المرء بنفسه کہ آدمی کا اپنے نفس کو اچھا سمجھنا۔ تو یہ عجب بھی انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔

طہارت دل از مذمومات ومحمودات کا حاصل یہ ہے کہ نہ تو دل میں برائیوں کے منصوبے ہوں اور نہ ہی بندہ اپنی نیکیوں پر فریفتہ ہو۔

طہارت کے یہ چار مراتب ہیں، اگر نماز کو بنانے کیلئے یہ چاروں مراتب حاصل کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ مقام احسان والی نماز عطا فرمادیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں طہارت کے یہ سب مقامات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمادیں۔